۹/جولائی ۲۰۰۵ءکوحسب پروگرام بورڈ کے مرکزی دفتر میں وکلاء کا اجتماع ہوا، جس میں تقریباً ساٹھ وکلاء شریک ہوئے۔ جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب نے اجتماع کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد شرکاء میں سے بعض نے آج کل پرسنل لا سے متعلق جو سوالات عدالتوں میں وکلاء کے درمیان زیر بحث رہتے ہیں انہیں پیش کیا اور اپنے اس تأثر کا اظہار کیا کہ ان سوالات کے جوابات جتنے مدلل طریقے سے آنے چاہئیں وہ نہیں آرہے ہیں۔ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب جو شریک اجلاس تھے، بعض مسائل کی وضاحت کی۔

اجلاس کے آخر میں مولانا سید جلال الدین انصر عمری صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ پرسنل لا سے واقفیت اور اس سے متعلق معلومات حاصل کرنا ہم سب کی ملی اور دینی ذمہ داری ہے۔ اس اجلاس میں اس خواہش کا اظہار ہوا کہ ہر ماہ اس طرح کا اجلاس ہونا چاہئے۔

۳۱/جولائی ۲۰۰۵ءکو بعد نماز مغرب جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب اور مولانا سید جلال الدین انصر عمری صاحب کے ساتھ بعض منتخب وکلاء کی نشست ہوئی، جس میں طے پایا کہ ایک نشست میں ایک ہی موضوع پر گفتگو ہونی چاہئے اس لئے کہ جب بہت سے مسائل چھڑ جاتے ہیں تو کسی ایک پر بھی سیر حاصل گفتگو نہیں ہو پاتی ہے۔ اس لئے طے پایا کہ ۲۷/اگست ۲۰۰۶ءکو شریعت اپلیکیشن ایکٹ ۱۹۳۷ء اور مسلم وکلاء کی ذمہ داری کے عنوان پر گفتگو ہوگی۔

حسب پروگرام ۲۷/اگست ۲۰۰۵ءکو ساڑھے چار بجے یہ اجلاس الحمدللہ نیو ہورائزن اسکول دہلی میں ہوا۔ اجلاس کے آغاز میں جناب محمد عبد الرحیم قریشی صاحب نے اجتماع کی غرض وغایت بیان کی اور امت مسلمہ کے لئے پرسنل لا کی اہمیت واضح کی، اس کے بعد جناب جلیس الحسن جعفری صاحب ایڈوکیٹ نے اپنا کلیدی خطبہ پڑھا اور تبادلہ خیال کا موقع فراہم کیا گیا۔ اس اجلاس میں ارکان کمیٹی کے علاوہ دارالعلوم دیوبند اور دہلی کے نمائندہ علماء کرام کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی اور وہ سب اس میں شریک ہوئے۔

آخر میں مولانا سید جلال الدین انصر عمری صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ شریعت اپلیکیشن ایکٹ سے یہ بات کھل کر سامنے آئی ہے کہ مسلمانوں کے پرسنل لا کی بنیاد انسانوں کے وضع کردہ کسی قانون یا رسم ورواج پر نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر ہے۔ اس پر ہر دور میں عمل ہوتا رہا ہے۔ اس کی جب بھی خلاف ورزی ہوئی، امت نے اسے قبول نہیں کیا اور اسے غلط سمجھا ہے۔ انگریزوں کے عہد میں بھی مسلمانوں کے اس حق کو تسلیم کیا گیا کہ مسلمانوں کے عائلی مسائل اسلامی شریعت کے مطابق طے ہوں گے۔ موجودہ دستور ہند نے بھی ان کا یہ حق تسلیم کیا ہے۔ لہذا اس کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

۲۵/ستمبر ۲۰۰۵ءکو دہلی میں ''ہندوستان میں مسلم پرسنل لا اور عدلیہ'' کے موضوع پر وکلاء کا اجتماع منعقد ہوا اس کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر فیضان مصطفیٰ صاحب رجسٹرار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ تھے، انہوں نے اس موضوع پر اپنا وقیع مقالہ پیش کیا۔ صدارتی کلمات میں مولانا سید جلال الدین انصر عمری نے بعض مسائل کی وضاحت کی اور وکلاء، ماہرین قانون اور علماء کے درمیان ربط اور مسائل کی تفہیم پر زور دیا۔ اجلاس میں تقریباً سو کے قریب منتخب وکلاء شریک تھے۔ اجلاس بہت کامیاب رہا۔

تفہیم شریع کمیٹی کے تحت وکلاء کا ایک اہم اجتماع ۱۱/نومبر ۲۰۰۵ءکو ہوا جس میں حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے اپنا کلیدی خطبہ بعنوان ''اسلام کے قوانین نکاح'' پیش کیا، جس کی صدارت حضرت مولانا محمد برہان الدین سنبھلی صاحب نے فرمائی۔

اسی دوران حضرت مولانا سید جلال الدین انصر عمری صاحب جماعت اسلامی کے صدر منتخب ہوگئے جس کی وجہ سے ان کی مصروفیات بڑھ گئیں انہوں نے تفہیم شریعت کے کنوینر شپ کی ذمہ داری کسی دوسرے صاحب کو سپرد کرنے کی درخواست کی چنانچہ جنرل سکریٹری بورڈ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب نے صدر بورڈ کے مشورہ سے حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری بورڈ کو تفہیم شریعت کا کل ہند کنوینر مقرر فرمادیا، انہوں نے ۱۸/جولائی ۲۰۰۸ء اور ۹/اگست ۲۰۰۸ءکو دہلی میں، یکم نومبر ۲۰۰۸ءکو لکھنؤ میں اور یکم مئی ۲۰۱۰ءکو بنگلور میں تفہیم شریعت کا پروگرام رکھا جو بہت ہی کامیاب رہا ہے اس کے علاوہ حیدرآباد، کوچین، اندور، اورنگ آباد، برہانپور وغیرہ میں بھی متعدد اجتماعات ہوئے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔